

کنااوار بردرس ملٹی برنڈ شورمचे
समोरील नविन वास्तुमध्ये...
गुरुकृपा मार्केट, शॉप नं. 1, 2, 3

कनाावार ब्रदर्स

शर्टींग डिझीजन
महावीर चौक, नांदेड

कनावार ब्रदर्स के मल्टी ब्रान्ड शोरम के
रुबुनी عمارت میں
گروکر پارکیٹ، شاپ نمبر 1,2,3

कनावार ब्रदर्स

गुरुकर पार्किट, शاپ नंबर 1,2,3, महावीर चौक, नान्देड

8007777003, 8007777911



تراویح پڑھانے والے حفاظ، علماء کے

افادات : حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم صاحب نعمانی دامت برکاتہم
شیخ الحدیث و مہتمم دار العلوم دیوبند
جمع و ترتیب : محمد عمر قاسمی کاماری دی
 رمضان المبارک کے سینے کو قرآن پاک کے ساتھ اور قرآن پاک کو رمضان
 المبارک کے ساتھ خاص تاسوت حاصل ہے، اللہ جل شانہ نے قرآن پاک
 کے اندر رمضان المبارک کی عظمت کو بیان کرنے اور رمضان کا تعارف کرنے
 کے لیے قرآن پاک کا حوالہ دیا اور قرآن پاک کی عظمت کو بتانے کے لیے
 رمضان المبارک کا حوالہ دیا، چنانچہ فرمایا : **شَهْرُ رَمَضَانَ أَشْهُلُ لِقَاءِ لِقَائِهِ**
لَقَوْا هَذِهِ لِقَائًا وَسَيَنْبَغُ فِيهِ الْهَدْيُ وَالْفُرْقَانُ (البقرہ: ۱۸۵) ترجمہ:
 "رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا"، اس سے رمضان کے مہینہ
 کی عظمت معلوم ہوتی ہے کہ قرآن مجیدی عظیم الشان کتاب نازل کرنے کے لیے
 اللہ جل شانہ نے اس مہینہ کا انتخاب فرمایا، دوسری جگہ فرمایا **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَقِ**
يَ لِقَاءِ الْقُدُّوسِ (القدر: ۱۰۰) ترجمہ: "ہم نے قرآن کو جب قدر میں نازل کیا"
 جنہی جب قدر کی عظمت کو بیان کرنے کے لیے یہ حوالہ دیا گیا کہ اس رات کا اللہ
 تعالیٰ نے قرآن نازل فرماتے کے لیے انتخاب کیا: یہی وجہ ہے کہ قرآن مجیدی
 المبارک میں ایک خاص عبادت قرآن کے متعلق ہے شروع فرمادی گئی،
 "کو نماز تراویح" کہتے ہیں جس میں دو سنتوں کی ادائیگی کی جاتی ہے: (۱):
 ۲ رکعت تراویح باجماعت ادا کرنا، (۲) تراویح کے اندر ایک مرتبہ مکمل
 قرآن پاک کی تلاوت کرنا، یہ دو مستقل سنتیں ہیں، پورا مہینہ (رمضان المبارک
 کے چاند ہو جانے سے لے کر عید کی چاند رات سے پہلے تک) ہر رات میں ۲۰
 رکعت تراویح باجماعت ادا کرنا یہ ایک مستقل سنت ہے، اور تراویح میں
 پورے قرآن پاک پڑھنا یا سننا یہ مستقل سنت ہے، یاد رکھنا چاہیے کہ ایک
 سنت کی ادائیگی سے دوسری سنت کی چھٹی نہیں ہو جاتی، اس لیے بہت سے لوگ
 جو چند روز میں قرآن پاک مکمل کر کے اپنے کو ادا سمجھ لیتے ہیں؛ یہ غلط (بات)
 ہے، ہر قرآن مکمل ہو یا ایک سنت؛ لیکن پورے قرآن پاک کے پورے
 رمضان تراویح پڑھنے میں سنت ہے ہر حال میں، چاہے نماز کو غیر حافظ۔

قرآن پاک کے پڑھنے کے کچھ آداب ہیں؛ چنانچہ (۱) سب سے پہلی بات: رَقِلَ الْقُرْآنَ تَوْبِيلاً (مزل: ۴)

ترجمہ: ”قرآن پاک کو ٹھہر کر پڑھو“

ہمارے ماحول میں ائمہ تفرقان پاک کے پڑھنے پڑھانے کا جو معمول ہے، خاص طور پر جامع اسلامیہ میں حضرت حافظ عبدالرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دور سے تاحال یہ ہے کہ نورانی قاعدہ پڑھا کر حفظ کا آغاز کرایا جاتا ہے، اور نوجوانی کے رعایت کے ساتھ تفرقان یا دارالافتا سے پہلے (دو ماہ میں) یہ دیویزیں ایک ایک ہوا کرتی تھیں (۱) حفظ کا ایک عمل ہوتا تھا، جیسے تفرقان پاک کو یاد کرایا اور پھر تجدید وقت کو مستقل ایک فن کے طور پر سکھایا جاتا تھا، لیکن اب ہندو سے تفرقان پاک کی تہجج کی جاتی ہے، جس طرح سبق سناتے وقت دارالافتا کے وقت تفرقان پاک کو نوجوانی کے رعایت کے ساتھ پھر ٹھہر کر پڑھتے ہیں، کراتوں میں بھی اسی طرح ٹھہر کر پڑھنا چاہیے، رفتار زیادہ ہو؛ لیکن حرف کی ادائیگی صحیح ہونی چاہیے، اصناف ادا نہ کرنا بہتر مگر ناپاکی ہے، غمزدہ اور غمخیزہ کو کڑک نہیں سکھایا جاسکے، اسی طرح وقت کی جو ادائیگی ہیں، غمزدہ اور غمخیزہ ”یک“ ”او“ ”ایک“ ”یا“ کی ادائیگی ضروری ہے، ”عالمین“ ”یَعْلَمُونَ“ ”تَعْلَمُونَ“ کو اسی طرح پڑھ کے ختم کرتے کہ ”یَعْلَمُونَ“ ”تَعْلَمُونَ“ ”عالمین“ ”اس میں“ ”اور“ ”او“ کی ادائیگی نہیں ہوتی، اسی طرح جہاں الف کا مدد ہے ”ق“ اسی طریقہ سے ”ماب“ ”ایک الف کی ادائیگی کے کم ضروری ہے، مدد کے کئی دورے ہیں: ”مدقصر“ ”وسط“ ”اور“ ”مد طول“ (ان میں) ”کم سے کم“ ”وجہ یہ ہے کہ جو لازم ہے: یعنی ایک الف کی ادائیگی ضروری ہے، اگر کتابتیں کریں گے تو تفرقان پاک کتابتیں سے بگاڑ جائیں، اس سلسلہ میں بہت غفلت کرتے ہیں: یعنی آیات کے اختتام پر مد کی ادائیگی نہیں ہوتی، ”یَعْلَمُونَ“ ”تَعْلَمُونَ“ ”عالمین“ پڑھا جاتا ہے۔ ”عالمین“ نہیں پڑھتے، تَعْلَمُونَ نہیں پڑھتے، اس کا خیال ہونا چاہیے۔ (۲) اسی طریقہ سے اتنی تیز رفتاری نہیں پڑھنا کہ حرف کی ادائیگی نہ ہو تو یہ تفرقان کے ساتھ زیادتی ہے، تفرقان سے نماز میں پڑھا جائے، از حد میں جو فرض میں ہو، رفتار میں کسی شیئ کو جو کوئی نہیں، لیکن اتنی تیزی کے ساتھ پڑھنا کہ ادائیگی ان میں ہو پائے تو یہ حیلہ ہے، اور ایسے یہ پڑھنے کے بارے میں کہا گیا ہے کہ کچھ لوگ ہیں جو تفرقان پڑھتے ہیں تفرقان ان پر لعنت بھیجتا ہے اس لیے حفاظ کرام اس کا خیال رکھیں۔

منصور خان

قومی صدر، صوفی اسلامی بورڈ

ہندوستان کی تقسیم کے وقت، یہ امید کی جانی تھی کہ ہندوستان کے اقلیتوں اور پڑوسی ممالک کے لوگوں کو اپنے شہری حقوق اور عزت کی زندگی ملی گی۔ اس میں ان کے مذہب اور روادری کے حقوق شامل تھے۔ تاہم افغانستان، پاکستان، بنگلہ دیش میں اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ نہیں کیا گیا۔ تاریخی نہرو رپورٹ معاہدہ جسے دہلی معاہدہ بھی کہا جاتا ہے، ۱۷ اپریل 1950 کو ہندوستان اور پاکستان کے وزرائے اعظم نے دستخط کیے تھے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ اقلیتی برادری کے افراد کو عوامی زندگی میں حصہ لینے، سیاسی وادگر دفتر میں عہدے حاصل کرنے اور اپنے ملک کی مول اور ترقی یافتہ شہر میں خدمات انجام دینے کا ایک ہی موقع دیا جائے گا۔ دہلی معاہدے میں لکھا گیا تھا کہ وہ اپنے مذہبی طریقے پر عمل کرنے کے لیے آزاد ہوں گے۔ بھارت نے اپنے وعدہ پورا کیا لیکن پڑوسی اپنے وعدے پورے کرنے میں ناکام رہے۔ پڑوسی ممالک میں اقلیتوں کی آبادی 22 سے کم ہو کر 07 فیصد رہ گئی ہے۔ جبکہ ہندوستانی اقلیتوں کی آبادی 3 سے بڑھ کر 30 فیصد ہو گئی ہے۔ یہ پاکستان، بنگلہ دیش اور افغانستان میں غیر مسلم اقلیتوں کی کمزور حالت کو نمایاں کرتا ہے۔ جبکہ ہندوستان میں صدر،

سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا
شہر کا بھروسہ مند نام

کیشوم جویلیرس

صرافہ بازار ، نانڈیٹر

پروپر انٹر: محمد انیس : Mob: 9860871766

(۳) تیسری چیز یہ ہے کہ قرآن پاک کو صرف رمضان المبارک کا مہینہ قرار دینا ہے۔ (اس وقت تو خیر رمضان المبارک ہے) قرآن کا ذکر اور اس کی تلاوت پورے سال اس طریقہ سے ہونا چاہیے کہ رمضان المبارک کے لیے کوئی الگ احتیاط نہ کرنا پڑے۔ پورے سال یکساں قرآن یاد دہنا چاہیے، ہمارے پرانے حفاظ کرام کا یہی حال تھا، بہت سے قصے اور روایات سے ہیں کہ حفظ کرنے کے بعد مدت تک تراویح پڑھانے کا موقع نہیں ملا؛ لیکن آج تک کھڑکھڑ کر دیا گیا تو بارے کے بارے پڑھتے چلے گئے، کہیں کوئی تائب تک نہیں لگا گا۔ ہم نے حضرت مولانا قاضی محمد باق صاحب باندوی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ سواڑ سے ہو چکے تھے، مکرور تھے، پھر تراویح پڑھنے سے حضرت مفتاحی صاحب کے ہاتھ پر آئے، (نہم یمنی انی تراویح پڑھنے کے آئے ہیں) تو حضرت مفتاحی صاحب نے طے کیا کہ آنحضرت سے تراویح پڑھوائی جائے گی؛ لیکن حضرت سے نہیں کہا گیا کہ آپ کو پڑھانی ہے (کیوں کہ) حضرت انکار کر دیتے تھے؛ لیکن حافظ سے کہہ دیا کہ آنحضرت سے تراویح کے لئے آگے مت بڑھنا، چنانچہ عرض کیا: ہمارا دوست، سنی پڑھ دے گا، سنی تراویح پڑھانے کے لیے علی پر کوئی نہیں گیا۔ مولانا اکل پیچھے کھڑے تھے، وہ دست پڑھ کر کھڑے ہوئے، گاں تک ہاتھ ٹھکا کے کھڑے ہوئے؛ (لیکن) اللہ اکبری آواز نہیں آ رہی، پوچھا: کیا بات ہے؟ جہاں! حضرت آج تراویح پڑھا رہے ہیں، (حضرت نے فرمایا: ہاں) جہاں! بہت تھکا ہوا ہے، (حاضرین نے اصرار کیا کہ) حضرت! پڑھا رہا ہے، دیکھتے کہ کتنی اشتیاق ہو، ہر جہاں مصلیٰ پر آئے، پوچھا کہ کہاں سے پڑھنا ہے؟ مسئلہ کیا؟ گفتگو پڑا کہ: ”اللہ اکبری“ اور اس کے بعد پھر ایک مسئلہ پڑا۔

[illegible]

سٹیز نشپ امنڈ منٹ ایکٹ: افسانہ یا حقیقت



مستقلہ کو حل کرنے کے لیے لایا گیا ہے۔ سی شہریت دئی گئی، کوئی کڑی نہیں اٹھایا گیا ہے اسے ان تمام ممالک میں ان مذہبی اقلیتوں کو شہریت دے کر ان کے ماضی کے تمام دستاویزات کو نظر انداز کر کے مذہبی اذیت کو ختم کر رہا ہے۔ اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ 2019 میں غنیمت والی 5 سالہ مدت میں، افغانستان، پاکستان اور بنگلہ دیش نے 560 سے زیادہ مسلمان ناچند دین ہندوستان آئے ہیں۔ اس لیے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ہندوستانی قانون مذہب کی بنیاد پر امتیازی سلوک کرتا ہے۔ مزید یہ کہ سنی مشرپ امڈمنٹ ایک ایسٹنڈنٹ بینک، مشرق وسطیٰ میں بحیرہ عرب گزر تھا، اس طرح جمہوری پارلیمانی عمل کا احترام کیا گیا تھا۔ ماضی میں بھی یونڈا اور سری لنکا کے پناہ گزینوں کو شہریت دینے کے بعد ان کے حقوق حاصل کیے گئے۔ مذہبی ادارے پر کوئی سختی نہیں اٹھائی گئی اور نہ ہی 1971 میں جب بنگلہ دیش پناہ گزینوں کو

لئے اہم ہدایات!

ہیں، یہ نہیں سمجھا کیا ایک غلط فہمی پھری ہوئی ہیں، اور ہر ایک کے ہاتھ میں بس
ساتر کا موٹا رکھا ہوا ہے، بیچہ کے اس کو دیکھ رہے ہیں، فلمیں دیکھ رہے ہیں،
اکر کوئی کھلے ہوئے فلم دیکھ رہا ہو، یا دیکھ رہی ہیں یا بیوی پر، انھیں کھلا موام بنائیں
کے؟ کوئی کہے کہ یہ امامت کے لائق نہیں ہے کہ یہ فلمیں دیکھ رہے ہو، تو اگر
وہ جتنا ہی نہیں دیکھ کر فلمیں دیکھ رہا ہو، تو امامت کے لائق ہو گا؟ اس کو کوئی نہیں
جانتا؛ لیکن وہ خود بتا جاتا ہے، اس لیے جب اللہ نے اقی ربی دولت عطا فرمائی
قرآن کی دولت ہے، تو قرآن کی عظمت کا بھی خیال کریں، یہ لگا ہوا جس سے
قرآن پاک کو دیکھا ہے، یہ زبان سے قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہیں
اس کو پاک صاف رکھیں، نازوں کا اہتمام کریں، گندے لفظوں کا پرنہ
آئیں گا، لک زبان پر نہ آئیں، جسوقت وہ بولیں، فحش معنی مذاق نہ کریں،
کی حفاظت کریں، جماعت کا اہتمام کریں، قرآن کی حفاظت کے لیے جیسے
اساتذہ اور ذمہ دار ترتیب بنائیں، ضرورتوں کو باندی کے ساتھ کرتے رہیں، اپنی
تراویح مکمل ہونے کے پہلے بھی اور تراویح مکمل ہونے کے بعد بھی دو رکعا اہتمام
ہونا چاہیے، جیسی جوڑی بنادی جائے اس کے اعتبار سے، اور اس کوئی بھی غدار
نہیں ہونا چاہیے، ایک تو خود یا قرآن محفوظ اور مضبوط ہوگا، دوسرے یہ کہ کسی
ساتھی کے ساتھ ذکر کریں گے اس کے معاون اور مددگار نہیں گے، اس میں کسی
طرح کی سستی اور دخل نہیں ہونی چاہیے۔ (۵) رمضان شریف کے تعلق سے
میں نے کہا: کہ امامت کی ذمہ داری بھی ہے اور حافظہ ہونے کی بھی ذمہ داری
ہے، اس لیے پانچوں وقت کی نماز؛ جو حیرت بجا جماعت مسجد کے اندر اکرنا
نہیں، نماز میں تعطل ادا کرنا بھی خیال رکھیں، رکوع بعد نماز تائیں ذکر کریں کہ
نماز ناخس ہو جائے۔ میں شہرہ روت ہے کہ امامت کا معنی "حفاظت" ہے، امام
رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے، ایک کنارہ کھڑے ہوئے، جلدی جلدی
دو رکعت نماز ادا کی، اُسے تو آپ ﷺ نے فرمایا: **فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَعَدُ**
تُصَلِّ، جاؤ پھر سے نماز پڑھو، تم نے نماز نہیں پڑھی، وہ گئے پھر انہوں نے
اسی طرح نماز پڑھی، پھر آئے تو آپ ﷺ نے جواب دیا: **فَصَلِّ فَإِنَّكَ**
لَعَدُ تَصَلِّ، جاؤ پھر سے نماز پڑھو، تم نے نماز نہیں پڑھی، انہوں نے کہا: کہ یا
رسول اللہ! میں تو ایسے ہی جاتا ہوں، تب آپ ﷺ نے ان کو نماز کا طریق
تایا کہ جب کھڑے ہو تو اطمینان سے کھڑے ہو، قیام اطمینان سے کرو، قرآن
اطمینان سے کرو، رکوع اطمینان سے کرو، رکوع سے اٹھ کے سیدھے اطمینان
سے کھڑے ہو، سجدہ اطمینان سے کرو؛ یعنی بس پوچھنا: کہ میں نے نماز پڑھی
نہیں، احتمال نہیں، احتمال ہے، ضروری ہے نماز تراویح ہو، پانچ کا نماز
چاہے سنت ہو یا فاضل ہو، احتمال استعمال ضروری ہے کہ جس سے تراویح ہو جائے
تجدید ہو، میں تو اُدی لیے قیام کرتا ہے، لمبار کو سجدہ کرتا ہے، تراویح میں
اتما نہیں کر سکتا؛ لیکن کم سے کم رکوع کے اندر اطمینان سے تین مرتبہ "بحان
ربی العظیم" اور سجدہ میں تین مرتبہ "بحان ربی الاعلیٰ" پورا ہونا چاہیے، اسی
طرح التیات کے اندر بھی پورا ہونا چاہیے، التیات اور دو شریف پورا ہو
چاہے دعائی نہ پڑھ کر پختہ پڑھیں، مثلاً اگر **رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا**
حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرہ ۲۰۱) بھی
پڑھ لیں گے، **رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ** (المومن: ۱۱۸)
بھی پڑھ لیں گے، اور **رَبِّ اجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الصَّلَوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنِ**
بِعَافٍ (ابھیجہ ۳۰) اور **اللَّهُمَّ إِنِّي كَلِمَتْ تَقْضِي خُلُقًا كَوْنِي وَكَأَنَّكَ**
يُغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا ذُنُوبِي فَاعْفُرْ بَيْنَ عِبْدِكَ اور **إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ**
الرَّحِيمُ پڑھیں اور دوشرف کے بعد دعائی نہ پڑھیں، دعائی
بڑی محتاج ہے؛ لیکن کوئی نہ دیکھو یا دعائی چاہیے، اسی طرح عام طور پر خطائوں
کرام دعائی نہ پھیر دیتے ہیں، اللہ اکبر، الحمد للہ، رب العالمین سب مالہ اور
تروٹے میں اگر ایک منٹ بھی لگاؤ تو ۱۰ منٹ کا اضافہ ہوگا، اس کے بعد
کیا کرتا ہے؟ سونا ہی تو ہے، بارگاہیں کہ اللہ کے سامنے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے
کے لیے نماز کی جو چیزیں ہیں، ان کو ادا کریں، دعائی نہ ٹکا پڑھنا سنت ہے
ایک سنت پھوڑیں گے تو نماز میں نقص آئے گا کہ نہیں؟ میں یہ نہیں کہتا کہ بہت
اطمینان سے پڑھیں کہ نمازیوں کے لیے ہو سمجھ جائے؛ لیکن جو لازمی تعطل
ارکان ہیں وہ ہونا چاہیے، رکوع میں تین مرتبہ "بحان ربی العظیم" ہو جائے، سجدہ
میں تین مرتبہ "بحان ربی الاعلیٰ" ہو جائے، رکوع سے اٹھ کر اطمینان سے ہو کہ
بالکل سیدھے ہو جائیں، پھر سجدہ میں جا لیں، الغرض یہی چیزیں ہیں جن میں
نقصیں پڑھیں دوسرے پڑھیں، پھر سجدہ میں جا لیں، الغرض یہی چیزیں ہیں جن میں
آپ کے سامنے بیان کی ہیں، میرے ذہن میں پانچ باتیں مل گئیں۔ اللہ تعالیٰ ہم
سب کو ان کا فہم اور توفیق عمل نصیب فرمائے آمین

یا حقیقت

ہے۔ اس لیے ہندوستانی مسلمانوں کو خود بخود ہونے کی ضرورت نہیں ہے اس قانون سے کسی بھی اقلیت کو، خاص کر مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا، کیونکہ یہ قانون صرف چند غیر ملکوں کو شہریت دیتا ہے، یہ کسی ہندوستانی سے شہریت نہیں چھینتا۔ کسی کی شہریت چھیننا کا سوال یہ پیدا نہیں ہوتا۔ یہ ہندوؤں، سکھوں، بدھوں، جینوں، عیسائیوں اور پارسیوں کو شہریت دینے کا مسئلہ ہے جو اذیت دینے جانے کے لئے اپنے اپنے ملک سے آئے ہیں۔

سٹیٹنمنٹ، ایکٹ، 1955 کی دفعہ (1)۔

(b) کے تحت، جو کہ ان تارکین وطن کے لئے فراہم کرتا ہے جو باپسٹور، ویزا اور سفری دستاویزات کے بغیر ہندوستان آئے ہیں، یا جن کے باپسٹور اور ویزے کی میعاد ختم ہو چکی ہے، غیر قانونی تارکین وطن تصور کیے جاتے ہیں، جسے ترمیم کر دئے گئے، 06، ایکٹ، 1955 کے تحت ہندو، سکھ، جین، پارسی، بدھ اور عیسائی، یا جو ہندوستان میں آئے ہیں، افغانستان، پاکستان اور بنگلہ دیش سے آئے ہیں، کو غیر قانونی مہاجر نہیں سمجھا جائے گا۔ مزید یہ کہ اگر ایسے تارکین وطن سٹیٹنمنٹ ایکٹ 1955 کے سیکشن 5 یا تحریض شہریت کے شرکاء کو پورا کرنے کے بعد شہریت حاصل کرتے ہیں، تو انہیں اس تاریخ سے شہریت دے دی جائے گی جس دن وہ ہندوستان پہنچے تھے۔ بہت سے مہاجرین 31 دسمبر 2014 سے پہلے آئے ہیں، ان کو باپسٹور یا شہریت دینے کی وجہ سے وہ آئے ہیں۔

عالمی برادری غزہ میں جنگ روکنے کے لیے اقدامات کرے۔ سعودی شاہ

پریاض - 11 مارچ - (ایم این این) فلسطینی عاتلوں پر جاری اسرائیلی حملوں کے درمیان رمضان کا مقدس مہینہ قریب آتی ہی سعودی عرب کے شاہ سلمان نے صیحا غزیر پر آل سعود نے عالمی برادری سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ غزہ میں جنگ روکنے کے لیے اپنی ذمہ داریاں پوری کرے۔ سعودی شاہ کا یہ بیڑہ اتوار کو جاری کردہ ایک بیان میں آیا جس میں مسلمانوں کو رمضان کی آمد پر مبارکباد دی گئی تھی۔ شاہ سلمان نے اپنی پریشانی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ "یہ ہمیں افسوسناک ہے کہ رمضان کا بابرکت مہینہ فلسطین میں ہمارے بھائیوں کے مصائب کے درمیان آ رہا ہے۔"

روزہ کے مدلل مسائل

محمد باشم التلمیسی (خادم دارالعلوم دارالافتح راولپنڈی) بگال

موبائل نمبر: 9933598528

روزہ ایک ایسی عبادت ہے جو امت مسلمہ کے ساتھ ساتھ تمام سابقہ امتوں پر بھی فرض تھی، اگرچہ ان روزوں کی تعداد اور کیفیت جدا تھی۔ روزہ کو عربی زبان میں صوم کہتے ہیں اور صوم کے لغوی معنی ہیں رزنا، اور شریعت کی اصطلاح میں حج صادق کے طلع ہونے سے لے کر سورج کے غروب ہونے تک اللہ تعالیٰ کے قرب اور اجر و ثواب کی نیت سے قعداً کھانے، پینے اور شرابی خواہشات سے رُکے رہنے کو روزہ کہتے ہیں۔ ماہ رمضان کے روزے رکھنا ہر عاقل بالغ مسلمان غیر معذور شخص پر فرض ہے (ہندو ۱۹۵۱ء)۔ مسئلہ جنس و نسا اور عورت کے لیے روزہ رکھنا جائز نہیں لیکن بعد میں فقہا لازم ہے (ہندو ۱۹۵۱ء)

مسئلہ مریض، مسافر، حاملہ عورت، دودھ دالنے والی عورت، مکروہ مجبور شخص کے لیے ہفت روزہ بنا پر روزہ نہ رکھنا حلال ہے، لہذا جب ان کا عزم نہ ہو جائے تو وہ روزے کی قضا کریں (ہندو ۲۰۷۱ء)۔ مسئلہ معذور اور کالج کے امتحانات کی وجہ سے روزہ چھوڑنا جائز نہیں، اسی طرح سخت محنت مزدوری کے کام کی وجہ سے بھی روزہ چھوڑنے کی اجازت نہیں، البتہ اگر ایسے لوگ روزہ رکھنے کے بعد کام کرتے کرتے تھک جائیں اور اس کی وجہ سے روزہ باقی رکھنے میں سخت مشکل پیش آجائے تو برداشت سے باہر ہو کر روزہ توڑ سکتے ہیں، بعد میں اس کی قضا کریں۔ (رمضان اور چھ روزہ مسائل: ۱۹۳۰ء) قادی دارالعلوم زکریا (۲۹۲۳ء)۔ مسئلہ کسی شخص کا ارادہ، دن میں سفر کرنے کے تو اس کو روزہ چھوڑنا جائز نہیں ہاں جب سفر شروع ہو جائے اور روزہ رکھنے میں مشقت ہو تو روزہ توڑنے کی اجازت ہے، بعد میں اس کی قضا کر لے۔ (۲۰۶۱ء) خیر القلندی (۳۶۳)۔ مسئلہ کوئی شخص ایسا ہوتے ہوئے نہ ہو کہ روزہ رکھنے کی طاقت ہو اور نہ آئندہ قیامت قدرت ہو تو وہ روزہ رمضان شروع ہونے کے بعد روزوں کا فدیہ دینا روزہ کا فدیہ صرف فطر کے بقدر غلہ یا اس کی قیمت کے حساب سے اور اگر وہ مکمل ماہ کے روزوں کا فدیہ یا ایک تھک تو یا جاسکتا ہے، اسی طرح ایک روزہ کا فدیہ کسی فقیر میں بھی بانٹا جاسکتا ہے۔ (قادی دارالعلوم دہلی دہندہ ۱۶۶۶ء-قادی رجمہ ۲۷۲/۲)

شریعت میں اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے اور شخص کے لیے وہ ہے، جو اسے نیت کی۔ (بخاری و مسلم) نیت دل کے یکے ارادہ کو کہتے ہیں، جنس جانا نیت نہیں ہے، اور نیت میں زبان کا اعتبار نہیں، نیت کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اگر اس وقت کوئی پتھڑے، کون سا محل ہے، تو فوراً یا متاثر بناوے۔ امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں نیت کی درست قیاس اور اس کی حقیقت اجماعی طرح سیکھ لو کیوں کہ یہ عمل سے زیادہ طاقتور ہے اور یہ نیت باوقاات انسان کو اتنی بلندی تک پہنچا دیتی ہے جہاں تک عمل نہیں پہنچ سکتا۔ نیت کی اہمیت پر بعض اسلاف سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ یہ اول یوں چاہتا ہے کہ مجھے اور کوئی مصروفیت نہ ہو تو میں اور کوئی مصروفیت نہ کی تعلیم دینا شروع کر دے، یوں کہ بہت سے لوگ اس کی حقیقت نہ جاننے کی وجہ سے اپنے بڑے بڑے کاموں کے خالق کہہ بیٹھتے ہیں۔ روزے کی نیت رمضان المبارک کے ہر روز کے لیے الگ الگ نیت کرنا ضروری ہے، نیت چاہے رات میں کر لے یا آدھا دن (شرعی) سے پہلے کر لے۔ (ہندو ۱۹۵۱ء)۔ مسئلہ نیت کے لیے زبان سے کہنا ضروری نہیں بلکہ محل دل سے ارادہ کر لینا کافی ہے حتیٰ کہ روزے کے لیے تحریر کھانا بھی نیت کے درجے میں ہے۔ (ہندو ۱۹۵۱ء)۔ مسئلہ کسی نے روزہ کی نیت کر لی مگر ایسی تحریر کا وقت باقی ہے تو اس کے لیے تحریر کا وقت ختم ہونے تک کھانے پینے کی اجازت ہے۔ (کتاب المسائل ۲/۱۳۷)۔ مسئلہ روزے کے لیے تحریر کھانا نیت ہے لیکن اگر کوئی شخص تحریر کھانے بغیر ہی روزے کی نیت کر لے تو بھی اس کا روزہ درست ہو جائے گا البتہ تحریر کی برکت سے محروم رہے گا (بدائع الصنائع ۲۶۶۶ء-ہندو ۱۹۵۱ء)۔ مسئلہ تحریر رات کے اخیر میں کھانا کھانا اور افطار اول وقت میں کرنا جائز ہے (ہندو ۲۰۰۱ء)۔ مسئلہ تحریر کا وقت ختم ہونے سے پہلے حافظ عورت پاک ہوئی تو اس کی نیت صحیح نہیں ہیں (۱) دن میں کھانے بغیر میں مرد کر پاک ہوئی ہے تو اسے ہر صورت اس دن کا روزہ رکھنا ہوگا (۲) دن میں پاک ہوئی ہے اور تحریر ختم ہونے میں اتنا وقت باقی ہے جس میں وہ غسل کر دے پاک ہو سکتی ہے تو اس صورت میں بھی اس دن کا روزہ رکھنا ہوگا (۳) دن میں پاک ہوئی ہو مگر اتنا وقت باقی نہیں کہ جس میں غسل کر کے پاک ہو سکے تو اس دن کے روزہ کی نیت کرنا اس کیلئے درست نہیں، بعد میں قضا کر لے (کتاب المسائل ۲/۵۳)۔ مسئلہ تحریر کا وقت ختم ہونے کے بعد کوئی عورت بغیر میں یا ناس سے پاک ہوئی تو آج کے دن کا روزہ نہیں رکھ سکے بلکہ بعد میں اس دن کی قضا کرے گی البتہ روزہ داروں کی طرح شام تک کھانے پینے سے احتراز کرے (ہدایہ ۱۲۶/۱)۔ مسئلہ اور عورت اگر پاک کی حالت میں روزہ شروع کرنے کے بعد دن میں بغیر اس آگیا ہو تو روزہ ختم کر کے کھانی کے لیے البتہ روزہ داروں کے سامنے نہ کھائے۔ (الہدایہ ص ۱۱۱)۔ قادی حنائیہ ۹۹۳ء-قادی حنائیہ ۱۹۰۳ء)۔ مسئلہ ایک شخص نے سعودی عرب میں رمضان شروع کیا پھر درمیان رمضان ہندوستان گیا تو وہ یہاں کے حساب سے روزہ رکھ کر مکمل کرے، چاہے آئیں روزے ہو جائیں اور نہ ان کے زمانہ کو روزوں کو قضا کے لیے چھوڑ دیں میں جائز نہیں کیا جاسکتا (کتاب القلندی ۳۸/۳۷)۔ مسئلہ ایک شخص نے ہندوستان میں رمضان شروع کیا پھر درمیان رمضان سعودی عرب چلا گیا تو اب وہ وہاں کے حساب سے عید کرے البتہ اس صورت میں اگر اس کے اٹھائیس روزے ہی ہوئے ہوں جب کہ وہاں آئیں روزے ہوئے تھے تو ایک روزے کی قضا کرے اور اٹھائیس روزے ہوئے تھے تو دو روزوں کی قضا کرے۔ (قادی حنائیہ ۱۷۷۱ء-رمضان اور چھ روزہ مسائل ۱۰۳)۔ مسئلہ ایک شخص سعودی عرب میں چار روزہ رمضان گزار کر عید بھی کر چکا پھر ہندوستان آتا اور بھی یہاں روزے مکمل رہے ہیں تو اس پر روزہ رکھنا ضروری نہیں ہاں عید میں شامل ہو جائے (رمضان اور چھ روزہ مسائل ۱۰۳)۔ دہلی دہندہ جن سے روزہ نہیں ٹوٹا (۱)۔ مسئلہ بھول کر کھانا پینا یا بھول کر جماع کرنا (ہندو ۲۰۰۳ء)۔ (۲)۔ مسئلہ انجنس، انسولین، گلوکوز اور خون چڑھانا یا خون کا ٹیسٹ کر دینا یا وائیکس کروانا (رمضان اور چھ روزہ مسائل ۱۰۶-۱۵۸)۔ (۳)۔ مسئلہ جلق میں دھنسی لگنا، پتھر، کھچر، کھچر، کھچر (خون یا انسولین کے ایک دو قطرے چلے جانا (ہندو ۲۰۰۳ء)۔ مسئلہ آنکھوں میں سرمہ لگانا یا دوا ڈالنا یا کان میں پانی ڈالنا (کتاب القلندی ۳۸/۵)۔ (۵)۔ مسئلہ سر یا بدن پر تیل لگانا (ہندو ۲۰۰۳ء)۔ (۶)۔ مسئلہ بال یا ناخن کاٹنا (کتاب القلندی ۳۸/۳۷)۔ مسئلہ خود بخود ہونا چاہے منہ مجھ کر کیوں نہ ہو (کتاب النوازل ۲۸۸/۶)۔ (۷)۔ مسئلہ جان بوجھ کر منہ مجھ سے کم قئے کرنا (کتاب القلندی ۸/۸)

۳۷-۹۳)۔ مسئلہ منہ مجھ سے کم قئے کا خود بخود ٹوٹ جانا (کتاب المسائل ۱۵۸/۲-قادی دارالعلوم زکریا ۲۹۰۳ء)۔ (۱۰)۔ مسئلہ ڈکار آنے سے روزہ نہیں ٹوٹا اگرچہ ڈانڈ بھی اس کے ساتھ آجائے، جب ایسی ڈکار آنے کے ذکا اندر سے باہر آجائے تو تھوکت دے، اس ڈانڈ کو اندر نہ لے جائے (قادی محمودیہ ۲۲-۳۶۶-آئینہ رمضان ۹۵:۱۱)۔ مسئلہ کوئی غذا، پینے کی مقدار سے کم دانت میں بچھنی رہی مگر منہ سے نکالے بغیر اسے نگل لیا تو روزہ فاسد نہ ہوگا (ہندو ۲۰۰۳ء)۔ (۱۲)۔ مسئلہ تھوکت یا غم یا اندر ہی اندر نگل لینا (ہندو ۲۰۰۳ء)۔ (۱۳)۔ مسئلہ کھانا یا سر پر دھاری کپڑا بھجور کر ڈالنا (قادی دارالعلوم دہلی دہندہ ۲۸/۲۵۸)۔ (۱۴)۔ مسئلہ مسواک کرنا (۱۵)۔ (۱۸)۔ مسئلہ آئینہ (OXYGEN) لگانا البتہ اگر اس میں دوا وغیرہ ہو تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضا لازم ہوگی (قادی عثمانیہ ۲۲-۱۹۰۲-آئینہ رمضان ۷۳:۷۳)۔ (۱۵)۔ (۱۶)۔ مسئلہ پیشانی، گردن، گلے، ناک کے ظاہری حصہ پر کس یا زئذ یا لگانا (کتاب القلندی ۳۸/۳۳)۔ (۱۷)۔ مسئلہ مرد کے پیشاب کے راستہ میں دوا یا تیل ڈالنا یا عورت کا اپنی بیرونی شرکہ میں دوا لگانا بشرطیکہ دوا اندر ہی اندر نہ لگے نہ پہنچے ہو (حسن القلندی ۳۸/۳۴)۔ رمضان اور چھ روزہ مسائل: (۱۵۰)۔ (۱۸)۔ مسئلہ آئینہ (OXYGEN) لگانا البتہ اگر اس میں دوا وغیرہ ہو تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضا لازم ہوگی (قادی عثمانیہ ۲۲-۱۹۰۲)۔ (۱۹)۔ مسئلہ دانت لگوانا البتہ اس کی وجہ سے اگر خون تھوکت کے ساتھ مل کر زیادہ مقدار میں یا تھوکت کے برابر مقدار میں طلق کے نیچے آگیا یا طلق میں خون کا مزہ محسوس ہو تو روزہ فاسد ہو جائے گا (حسن القلندی ۳۸/۳۴)۔ (۲۰)۔ مسئلہ سونے کی حالت میں احتلام ہو جانا یا بد نظری یا جماع کے تصور سے انزال ہو جانا (ہندو ۱۶۶۶ء)۔ (۲۱)۔ (۲۲)۔ امراض جنس سے جو کوئی صرف زبان کے نیچے دبانے کی ہوتی ہے طلق کے نیچے اتاری نہیں جاتی، اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا (۲۳)۔ (۲۴)۔ اگر دوا کے اجزاء تھوکت کے ساتھ مل کر طلق کے راستے سے اندر چلے جائیں تو روزہ ٹوٹ جائے گا (رمضان اور چھ روزہ مسائل: ۱۲۶)۔ (۲۲)۔ مسئلہ منہ یا مقعد کے راستے سے کوئی آلہ یا ٹنگی کا کسرا کھانا یا اندر اٹھل گیا یا ماضی کی تحقیق کیلئے حرکت کر لی یا پینا یا کیا اور اس پر کوئی دوا یا پانی لگا ہوا نہ ہو تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا اور اگر اس پر دوا یا پانی لگا ہو تو روزہ فاسد ہو جائے گا (انہم تھقی فیصلہ: ۸۷)۔ رمضان اور چھ روزہ مسائل: ۱۵۰-۱۹۵)۔ (۲۳)۔ مسئلہ مرد کی حالت میں داغ یا پینے کا آپریشن ہو اور اندر سے صرف تھوکت نکلا، دوا وغیرہ کچھ بھی ڈالی نہ گئی تو اس سے روزہ فاسد نہ ہوگا۔ (۲۴)۔ مسئلہ روزہ کی حالت میں جسم کے کسی اور حصے کا آپریشن ہو اور اس حصہ سے داغ یا پینے تک کوئی اصلی رشتہ نہیں ہو تو اس سے روزہ فاسد نہ ہوگا خواہ دوا اندر ڈالی گئی ہو (رمضان اور چھ روزہ مسائل: ۱۲۶)۔ (۲۵)۔ مسئلہ مسوحوں سے خون لگنے کی حالت میں داخل ہو تو اس کی وضو نہیں ہیں (۱)۔ خون کی مقدار کم ہو اور تھوکت غالب رہے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا (۲)۔ خون کی مقدار کم ہو اور تھوکت غالب رہے تو روزہ فاسد نہ ہو جائے گا لیکن اگر علامہ شامی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر تھوکت لکھتے کی کیفیت ایسی ہو کہ چھپنا نہ ہو تو اس صورت میں روزہ نہ فاسد ہوگا جیسا کہ قئے خود بخود ٹوٹ جائے (قادی دارالعلوم زکریا ۲۹۹۶ء)۔ کتاب القلندی ۳۸/۳۷)۔ (۲۶)۔ مسئلہ تکبیر پھوٹ گئی اور اس کا تھوکت میں بھی پایا گیا (مگر خون طلق سے نہیں ٹپپا) (۲۷)۔ (۲۸)۔ (۲۹)۔ (۳۰)۔ (۳۱)۔ (۳۲)۔ (۳۳)۔ (۳۴)۔ (۳۵)۔ (

Directorate General of Information and Public Relations, Government of Maharashtra www.mahasamvad.in MaharashtraDGIPR MahaDGIPR

